بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

امارات میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از: محمد اشرف آصف جلالی

عید ربیع الاوّل شریف ایک اسلامی تہوار ہے۔ جس کی خوشیوں کا احساس و ادراک نگر نگر، شہر شہر اور دیس دیس میں کیا جاتا ہے۔ یہ جان والوں اور ایمان والوں کی عید ہے۔ اسے جاننے، ماننے اور منانے والوں کے طبقات و درجات اور انواع و اجناس بے شمار اور انجمنیں اور تنظیمیں لامحدود ہیں۔ جن کی محبت بھری سرگرمیاں کائنات میں ہر طرف پھیل جاتی ہیں یہاں تک کہ سمندروں کی گہرائیوں میں بھی جاری رہتی ہیں اور آسمانوں کی رفعتوں میں بھی انعقاد پذیر ہوتی ہیں اور بقول اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ:

؎ کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

گذشتہ سال ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء اسی ماہ رحمت و نور میں ''متحدہ عرب امارات'' کے شیدایان رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت اخلاص پر بندہ امارات پہنچا۔ دوبئی شارجہ اور ابوظہبی میں ارباب ذوق کے اجتماعات میں شرکت کا موقع ملا۔

دوبئی میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرکاری سطح پہ منائی جاتی ہے۔ میری نظر سے وزارت اوقاف کا لیٹر گذرا جو ۳ صفر ۱۴۲۰ھ/ ۱۸ مئی ۱۹۹۹ء کو مدیر اوقاف کی طرف سے ائمہ و خطبا اور مختلف شعبہ جات میں خدمات دینیہ میں مصروف علماء کرام کی طرف بھیجا گیا۔ اس میں ہجرت، میلاد شریف، معراج شریف، غزوہ بدر اور لیلۃ القدر کی

تقاریب کا بطور خاص ذکر تھا اور علماء کرام سے کہا گیا تھا کہ ان مواقع پر وزارت اوقاف جو پروگرام مرتب کرتی ہے ان میں بڑھ چڑھ کر شرکت کی جائے۔

پھر دوبئ اوقاف کی طرف سے مدیر اوقاف شیخ عیسیٰ بن عبداللہ بن مانع الحمیری نے مختلف اداروں، مدارس کالجز اور عامۃ الناس کی طرف ۲صفر ۱۴۲۰ھ بمطابق ۷ مئی ۱۹۹۹ء ایک لیٹر جاری کیا جس کا عنوان تھا ''المسابقۃ الدینیۃ فی ذکری المولد النبوی''، ''میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں دینی مقابلہ''

یہ پروگرام عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مناسبت سے بڑی معنویت کا حامل تھا۔سرکاری ہینڈ بل میں تین قسم کے مقابلوں کی تفصیل تھی۔

پہلا مقابلہ ۱۲ سال کے بچوں کیلئے رکھا گیا کہ وہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمہ، رحمت، حلم اور ہدایت کے بارے میں کم از کم پچاس صحیح احادیث زبانی یاد کریں۔ ساتھ ہی درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 'ضروری کوائف اور امتحانات کی تاریخ کا ذکر تھا۔ دوسرا مقابلہ، مقابلہ قصیدہ خوانی تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ یا خلق عظیم اور میدان دعوت میں آپ کے طریق کار سے متعلق فصیح عربی میں ایسا قصیدہ جو تیس اشعار سے کم اور پچاس سے زائد نہ ہو پیش کیا جائے۔مطبوعہ قصیدے کو ترجیح دی گئی یہ مقابلہ ہر عمر کے حضرات وخواتین کیلئے تھا۔

تیسرا مقابلہ۔مقالہ نویسی:

حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کے دینی، اجتماعی، سیاسی، اخلاق اور عسکری پہلو کے متعلق ایک جامع مقالہ لکھا جائے جو فل سکیپ تین صفحات سے کم اور پانچ سے زائد نہ ہو۔ سطور میں فاصلہ مناسب ہو اور عبارات نحوی اور

املائی غلطیوں سے پاک ہوں۔

وزارت اوقاف اور اس کے مختلف شعبہ جات کے عملے کو اس میں شرکت کی اجازت نہیں تھی۔ ہر مقابلے میں پہلے اور دوسرے نمبر پر آنے والے حضرات کیلئے عمرے کے ٹکٹ اور وہاں رہائش اور طعام کا بندوبست کیا گیا جبکہ دسویں نمبر تک اور مختلف انعامات رکھے گئے تھے۔

اوقاف کی طرف سے مختلف مساجد اور مدارس میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل منعقد کی جاتی ہیں۔سب سے بڑی محفل میلاد جس کا انعقاد وزارت اوقاف کرتی ہے وہ مسجد الراشدیہ الکبیر میں ۱۱ ربیع الاوّل شریف کو منعقد ہوتی ہے۔ بڑے خوبصورت اور دلکش پوسٹرز سے اس کی دعوت کو عام کیا جاتا ہے۔جن پر جلی حروف میں لکھا ہوتا ہے ''الاحتفال بالمولد النبوی شریف'' اس اجتماع کی کاروائی براہ راست دوبئی ٹیلیویژن سے ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہے۔شب ولادت جب یہ اجتماع ختم ہوتا ہے تو شیخ عیسیٰ مانع وزیر اوقاف اور دوسرے شیوخ رات کو اسی وقت مدینہ شریف حاضری کیلئے چلے جاتے ہیں۔

شیخ عیسیٰ مانع کے استاذ شیخ عبدالعزیز میں بہت بڑی محفل میلاد کا بندوبست کرتے ہیں۔جس کے اختتام پر انواع واقسام کے کھانوں سے شرکاء کی تواضع کی جاتی ہے۔ دوبئی میں مقیم مصری باشندگان مسجد ابوعبیدہ میں اپنی طرف سے میلاد کانفرنس کا اہتمام کرتے ہیں۔ جبکہ یہاں مقیم مدراسی مسلمان ۱۲ دن تک مسجد الکویتی میں محافل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد کرتے ہیں۔ بنگالی عید میلاد کی خوشیوں کے اظہار کیلئے تقاریب کا علیحدہ بندوبست کرتے، جبکہ پاکستانیوں کا انداز ہی نرالہ ہے۔

دوبئی اوقاف کے وزیر شیخ عیسیٰ مانع زید مجدہٗ نے میلاد شریف سے متعلق ایک نہایت عمدہ اور جامع کتاب تصنیف کی ہے۔ جسے وزارت اوقاف کی طرف سے طبع کر کے مفت تقسیم کیا گیا۔ اس کا نام ''بلوغ المامول فی الاحتفاء والاحتفال بمولد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' ہے۔ اس کتاب کی افادیت و اہمیت کے پیش نظر اس کے سات ایڈیشن آ چکے ہیں۔ اس کے دیباچے میں شیخ عیسیٰ مانع نے لکھا ہے:

لا يشك عاقل صادق الحب بان الاحتفال بالمولد النبوی الشريف هو الاحتفاء به و الاحتفاء به صلی الله عليه و آلهٖ و سلم امر مقطوع بمشر وعيته۔

اس بات میں میں کوئی سچی محبت رکھنے والا ذی عقل شک نہیں کر سکتا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محافل ۔کے انعقاد کا مطلب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکریم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکریم کرنا قطعی طور پر ثابت ہے۔

اس کتاب کی چار فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں انہوں نے قرآن مجید سے دلائل پیش کئے ہیں جبکہ دوسری میں سنت مطہرہ سے دلائل جمع کئے ہیں۔ تیسری فصل دلیل اجماع سے عبارت ہے اور چوتھی فصل میں میلاد شریف کے بارے میں پیش کئے گئے شبہات اور منکرین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

اس کے آخر میں عارف باللہ سید امین المکی الحنفی کا قصیدہ ہے۔ جس کے چند اشعار یوں ہیں:

يا ليلة الاثنين ماذا صافحت ‏ ‏ يمناک من شرف اشم و من غنی

كل الليالی ا للبيض فی الدنيا لها ‏ ‏ نسب اليک فانت مفتاح السنا

فالقدر و الأعياد و المعراج من ‏ ‏ حسناتک اللاتی بهرن الاعينا

''اے پیر کی رات تیرے دائیں ہاتھ میں کتنی گراں قدر شرافتیں اور کس قدر سرمایہ ہے۔ دنیا میں جتنی راتوں کے دامن میں بھی نور ہے تمہاری نسبت ہے چنانچہ تم ہر چاندنی کی کلید ہو۔ لیلۃ القدر، عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور شب معراج کی آنکھوں میں تیرا ہی نور ہے''

حضرت شیخ عیسیٰ مانع کا قلم مختلف موضوعات پر عرب ممالک میں گھسے ہوئے ایک مخصوص مکتبہ فکر کے بے لگام لکھاریوں کا محاسبہ کرتا نظر آتا ہے۔ آپ نے کشف الغمہ میں ''بدعت'' کے مفہوم میں تجاوز کرنے والے لوگوں کا شدت سے ردّ کیا اور مسلم اُمّہ کے جمہور کو بدعتی قرار دینے والوں کی خوب خبر لی۔

جب عرب شریف کے نجدی عالم ابن عثیمین نے حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے مقبول عام قصیدہ بردہ شریف کے چند اشعار پر اعتراض کیا تو حضرت شیخ عیسیٰ نے اس کے ردّ میں ''**القول المبین فی بیان علو مقام خاتم النبیین**'' لکھی اور دندان شکن جواب دیا۔ گذشتہ سال ربیع الاوّل کے موقع پر متحدہ عرب امارات کے اخبارات کو بھی میں نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشیوں میں شریک پایا۔

امارات کے کثیر الاشاعتی اخبار البیان میں ۱۲ ربیع الاوّل شریف ۱۴۲۰ھ/ ۲۵ جون ۱۹۹۹ء کو ابوظہبی حکومت کے مشیر سید علی ہاشمی کا بڑا محبت بھرا اور جامع مضمون شائع ہوا۔ انہوں نے لکھا:

''کان الاحتفال بذکری مولد الرسول الاعظم والسید المصطفیٰ المکرم سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم من سمات أهل الفضل والخیر والفلاح و قد حرص اهل العلم من اصلح الله بواطنهم قبل ظواهرهم اشد الحرص علی اظهار مشاعر الود والتقدیر والاحترام

لذکری مولده صلی الله علیه وسلم وقد تظافر السلف الصالح وما زال الخلف الذین استقاموا علی الطریقة یتسابقون لاحیاء هذه الذکری ذلک لان مولده صلی الله علیه وسلم هو ایذان بالقضاء علی لیل الشرک والجهالة و بمولده آن اوان بزوغ فجر العلم والخیر والهدایة ۔

''رسول اعظم حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد منانا اصحاب فضیلت اوراہل خیر وفلاح لوگوں کی علامات میں سے ہے۔ وہ اہل علم اللہ تعالیٰ نے جن کے ظاہر سے پہلے ان کے باطن کی اصلاح فرمائی ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد شریف منانے کیلئے اپنے جذبات محبت وعقیدت کا اظہار کرنے کے بڑے خواہاں ہوتے ہیں۔ سلف صالح اوران کے نقش قدم پر چلنے والوں لوگ ہمیشہ سے عید میلاد شریف میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے آئے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف ہی نے شرک وجہالت کی رات کا خاتمہ کیا اور آپ کی ولادت ہی سے علم خیر اور ہدایت کی فجر طلوع ہونے کا وقت آن پہنچا''۔

محترم سید علی ہاشمی صاحب نے مزید لکھا:

واذا کان المسلمون الیوم فی مشارق الارض و مغاربها یحتفلون بذکری مولده صلی الله علیه وسلم فانما یحتفلون بذکری مولد کرائم الاخلاق۔

آج دنیا کے مشرق ومغرب میں مسلمان جو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم میلاد منا رہے ہیں تو وہ اس سے صرف آپ ہی کا نہیں بلکہ اخلاق عظیمہ کا میلاد بھی منا رہے ہیں۔

سید ہاشمی صاحب نے اپنے طویل آرٹیکل کے آخر میں لکھا:

احقّ الناس بالاحتفال بهذه الذكرى العظيمة هذه البلاد الامارات العربيه المتحده

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کا سب سے زیادہ حق متحدہ عرب امارات کا ہے۔

یہ مضمون بمناسبۃ یوم مولدہ الشریف من معالم الوفاللرسول الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے طبع ہوا۔ یہی مضمون ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو روزنامہ الخلیج میں بھی شائع ہوا۔ نیز الخلیج میں ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو اسامہ طٰہ کا مضمون ''من وحی مولد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' شائع ہوا۔ اس اچھوتے مضمون کا ابتدائیہ یوں تھا:

كما تطلع الشمس بانوارها فتفجر ينبوع الضوء المسمى النهار يولد النبى صلى الله عليه وسلم فيوجد فى الانسانية ينبوع النور المسمى الدين

حين اذان الله تعالىٰ باكرام البشرية بعد مسيرتها الطويلة المشحونة بالمتاعب اذن سبحانه تعالىٰ بميلاد النبى الجليل صلى الله عليه وسلم و جعله خاتما للنبوات

''جیسے سورج اپنے انوار سے طلوع ہوتا ہے تو روشنی کا ایک چشمہ پھوٹتا ہے جسے دن کہا جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتے ہیں تو انسانیہ میں ایک نور کا سرچشمہ پھوٹتا ہے جسے دین کہا جاتا ہے۔

بشریت اپنے طویل سفر میں تھکاوٹوں سے چکنا چور ہو چکی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ کو

منظور ہوا کہ اسے نواز دے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف کا اذن دیا اور آپ کو تمام نبوتوں کا خاتم بنایا۔

دوبئی میں حضرت علامہ قاری غلام رسول صاحب ایک بڑی متحرک مذہبی شخصیت ہیں۔ آپ لاہور کے علاقہ ساہووا ڑی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں آپ نے جامعہ تعلیمات اسلامیہ قائم کیا ہے۔ آپ نے حافظ الحدیث پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف منڈی بہاؤالدین میں آپ سے اکتساب فیض کیا۔

ڈیرہ دوبئی کی جامع مسجد العظیم میں آپ خطابت اور امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس مسجد کو دینی پروگراموں کے لحاظ سے پورے امارات میں مرکزیت حاصل ہے۔ پاکستان، انڈیا اور دیگر ممالک سے اہم علماء و مشائخ یہاں تشریف لاتے رہتے ہیں۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقعہ پر آپ (قاری صاحب) دیگر احباب اہلسنّت کے تعاون سے بڑی بڑی محافل کا اہتمام کرتے ہیں۔ گذشتہ سال ان محافل میں خطاب کیلئے مجھے مدعو کیا گیا۔ چنانچہ بندۂ ناچیز ۱۵ جون ۱۹۹۹ء کو دوبئی پہنچا۔ ائیر پورٹ پر محترم قاری غلام رسول صاحب اپنے چند احباب کے ساتھ موجود تھے۔ ائیر پورٹ سے ہم مسجد العظیم پہنچے۔ قاری العصر قاری غلام رسول صاحب مجھ سے قبل دوبئی پہنچ چکے تھے۔ آپ نے بھی انہی محافل میلاد شریف میں شرکت کرنا تھی۔ چنانچہ تمام پروگراموں میں ہم اکٹھے رہے۔ قاری صاحب کے سوزِ تلاوت اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہدیہ عقیدت سے وجد و سرور کا سماں چھا جاتا تھا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ قادری (سیالکوٹ) بھی تقاریب میلاد

شریف کے سلسلے میں وہاں تشریف لے گئے تھے۔ مولانا قاری غلام رسول صاحب خطیب اعظم دوبئی نے تمام پروگرام مرتب کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ ۱۷ جون جمعرات کو ہم نے مرکز اہلسنّت ابوظہبی میں پہنچنا تھا۔

الحاج محمد اسماعیل ضیائی انجینئر ٹی وی دوبئی نے ہمیں ساتھ لے کر جانا تھا۔ چنانچہ بندہ اور قاری غلام رسول ضیائی صاحب کی گاڑی میں ساڑھے پانچ بجے شام دوبئی سے ابوظہبی کیلئے روانہ ہوئے۔ وسیع و عریض اور صاف سڑک پر گاڑی دوڑتی جا رہی تھی اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نعت ''واہ کیا جود و کرم ہے اے شہ بطحا تیرا'' کی کیسٹ چل رہی تھی۔ وقفے وقفے کے بعد حاجی محمد اسماعیل ضیائی صاحب کے فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ ابوظہبی سے احباب کے پوچھنے پر آپ انہیں بتا رہے تھے کہ اب ہم فلاں مقام پر پہنچ آئے ہیں۔ اتنا وقت ہمیں مزید لگ جائے گا۔ ابوظہبی پہنچنے پر مرکز اہلسنّت کے ناظم اعلیٰ حاجی عبداللطیف، صدر رابطہ کمیٹی الحاج محمد اقبال اور نائب صدر رابطہ محمد شفیق نے ہمارا استقبال کیا اور ہم ان کے ہمراہ مرکز اہلسنّت پہنچے۔

مرکز اہلسنّت کے ہال کو بڑے سلیقے سے سجایا گیا تھا۔ حضرت مولانا محمد عباس رضوی صاحب آف گوجرانوالہ جو اس وقت مرکز میں خدمت دین پر مامور تھے، نقیب محفل بنے تھے۔ سامعین کے چہرے کھلے ہوئے تھے۔ قاری صاحب کی تلاوت نعت کے بعد بندہ ناچیز نے ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برہان خدا'' کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی۔ بعد میں مرکز کی کیسٹ لائبریری اور دیگر شعبہ جات کا دورہ کیا۔ یہاں محترم عبدالمجید جلالی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار اور پیکر اخلاص ہیں۔ عمرہ شریف کے ویزہ سے متعلق ان سے بات چیت ہوئی۔

ابوظہبی میں بزم حمد ونعت کی طرف سے ۲۱ روزہ محافل میلاد شریف کا اہتمام کیا گیا تھا جو کہ ۱۳ جون سے ۱۱ جولائی تک جاری رہیں۔

پروگرام سے فراغت کے بعد ہم ابوظہبی سے شارجہ پہنچے تو رات کے دو بج چکے تھے۔ حاجی محمد اسماعیل صاحب کی رہائش پہ قیام ہوا۔ ابوظہبی میں رات کو بھی بلا کی گرمی تھی اور لو چل رہی تھی۔ چند لمحات بھی باہر کھڑا ہونا مشکل تھا۔ وہاں ائیر کنڈیشن ہی میں کاروبار زندگی چل رہا ہے۔

خطبہ جمعہ میں نے سوناپور کی جامع مسجد فیض مدینہ شریف میں دینا تھا۔ شارجہ سے ہم یہاں پہنچے شدت کی گرمی تھی وضو کیلئے جو پانی تھا وہ بھی نہایت گرم تھا۔ بہرحال جمعۃ المبارک کے خطبہ میں ''حسن مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے موضوع پر مفصل خطاب ہوا۔ یہاں ہی مولانا محمد اکرم جلالی سیالکوٹی سے ملاقات ہوئی جو شارجہ میں دین متین کی خدمت کررہے ہیں۔ فیض مدینہ کا مرکز صوفی محمد نذر صاحب کے زیر نگرانی چل رہا ہے۔

رات کو شارجہ میں نبا عبدالرحمٰن کی وسیع چھت پر محفل میلاد منعقد ہونی تھی۔ فقیر زینت القراء قاری غلام رسول کے ہمراہ مقررہ وقت پر پہنچ گیا۔ اس محفل کا انعقاد پیر محمد سیف اللہ گیلانی نے کیا تھا۔ بندہ نے ''رحمۃ للعالمین'' ﷺ پر گفتگو کی۔

۲۰ جون بروز اتوار وزیر اوقاف حضرت شیخ عیسیٰ مانع سے ملاقات ہوئی اور کئی امور پر تبادلۂ خیال ہوا۔ ۲۱ جون کو بردبی الکرامہ کی جامع الکبیر میں ''درود وسلام'' کے موضوع پر خطاب ہوا۔ ۲۲ جون کو ''دوبئی لیبر سپلائی'' کے وسیع ہال میں محفل میلاد سجائی گئی۔ یہاں بندہ نے ''سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر شفقت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

۲۳ جون کو محمد درسہ المعروف محمد بھائی کی کوٹھی پر منطقہ ہمدان میں نہایت شان وشوکت سے محفل میلاد کا اہتمام کیا گیا۔ یہاں ''علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے موضوع پر تفصیلی خطاب کیا۔

۲۴ جون کو جامع مسجد العظیم الراس ڈیرہ دوبئی میں ''میلاد شریف کی شرعی حیثیت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

۲۵ جون کو خطبہ جمعہ جامع مسجد العظیم میں دیا۔ جمعہ سے قبل والدین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعد میں ''وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ'' پر گفتگو کی۔

۲۵ جون رات کو جامع مسجد یوسف امان سوناپور میں ''آمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احسان عظیم'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس مسجد میں قاری اظہر اسلام قادری خدمت دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

۲۶ جون کو پاکستان سوشل سنٹر پر دوبئی میں پروقار محفل میلاد شریف منعقد کی گئی بندہ ناچیز نے یہاں ''منصب نبوت'' پر تفصیلی خطاب کیا۔

۲۷ جون کو حاجی عبدالرزاق اے آر وائی ٹریڈرز کی کوٹھی پر محفل میلاد نہایت محبت وعقیدت سے منعقد کی گئی۔ بندہ نے یہاں ''خلق عظیم'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

۲۸ جون کو مسجد حاجی ناصر یوسف باقر روڈ پر بہت بڑا جلسہ میلاد شریف تھا۔ بندہ نے یہاں ''محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ نیز وہاں کے ایک غیر مقلد عالم انس مدنی کے دلائل کا جواب دیا جو اس نے اللہ تعالیٰ کی جہت اور مکان ثابت کرنے کیلئے دیئے تھے۔

محترم صوفی عبدالمجید جلالی صاحب کی مخلص کوششوں سے عمرہ شریف کا ویزہ

لگ گیا۔ چنانچہ ناچیز یکم جولائی سے ۱۲ جولائی تک حرمین شریفین کی حاضری سے بہرہ ور ہوا اس کا ذکر علیحدہ کروں گا۔ (انشاء اللہ) عمرہ شریف سے واپس دوبئی پہنچنے پر ۱۴ جولائی کو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری زید مجدہٗ کی صدارت میں ''شارع نائف'' پر خطاب کیا۔

۱۵ جولائی کو نماز عصر کے بعد حضرت میاں جمیل احمد صاحب کے زیر صدارت ایک اور اجتماع میں خطاب کیا۔ بعد از نماز عشاء شارجہ میں محمد رفیق نورانی صاحب کے ہاں منعقدہ حلقہ میں ''تقویٰ'' کے موضوع پر گفتگو کی۔

۱۶ جولائی کو مسجد التنظیم میں خطبہ جمعہ دیا۔ اسی رات کو بعد از نماز عشاء شارجہ میں غیر مقلد علماء سے مناظرہ کرنا تھا۔ چنانچہ بندہ حاجی عبدالعزیز صاحب، قاری محمد ریاست صاحب اور محترم محمد سعید صاحب کے ہمراہ وقت مقررہ پر شارجہ پہنچا اور افریقہ ہال کے قریب جامع مسجد حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ میں مولوی یوسف بستوی، مولوی عبدالروف سلفی اور مولوی گلاب خان کے ساتھ وہابی عقائد ونظریات کے بطلان پر تاریخی گفتگو ہوئی جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی اور حدیث شریف سے جو دلائل بندہ نے پیش کیے آخری وقت پر غیر مقلد علماء سے ان کا کوئی جواب نہ بن سکا۔ اس پوری گفتگو کی تفاصیل انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ رقم کی جائیں گی۔

===================